بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۲۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

جلسہ نمبر ۱۰

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم: جمعرات

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۹/۲۴ | ۱۰ محرم ۱۳۸۹ھ - ۱۹ امان ۱۳۴۹ ہش - ۱۹ مارچ ۱۹۷۰ء | نمبر ۶۴

اخبارِ احمدیہ

● ربوہ ۱۸ امان ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق گزشتہ رات کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے' الحمد للہ۔ حضور ایدہ اللہ کی حرمِ محترمہ' حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت بھی بفضلہٖ تعالیٰ اچھی ہے' ثم الحمد للہ۔

احباب حضور ایدہ اللہ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی صحت و عافیت کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

● ربوہ ۱۸ امان ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت سر درد کی وجہ سے ناساز ہے ۔ احباب جماعت خاص توجہ کے ساتھ بالالتزام دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیّدہ مد ظلہا العالی کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بہت برکت ڈالے۔

آمین

لاہور ۔ محترم میر محمد بخش صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع گوجرانوالہ جن پر پچھلے دنوں فالج کا حملہ ہوا تھا کی حالت اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے کی نسبت بہتر ہے۔ آپ اب ہسپتال سے اپنے گھر واپس تشریف لے جا رہے ہیں۔ باقی علاج گھر پر جاری رہے گا۔ آپ نے اپنے تازہ مکتوب میں جو آپ نے خود رقم فرمایا ہے ان جملہ احباب کا شکریہ ادا کیا ہے جو آپ کے لئے دعائیں کر رہے ہیں اور جنہوں نے بذریعہ خطوط آپ کی خیریت دریافت کی ہے صحت کی موجودہ حالت کے پیشِ نظر آپ کے لئے فرداً فرداً خطوط کا جواب ارسال کرنا ممکن نہیں ہے تاہم آپ جملہ احباب کے شکرگزار ہوتے ہوئے دعاگو ہیں کہ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے ۔ ابھی دعاؤں کی بہت ضرورت ہے ۔ احباب جماعت خاص توجہ' التزام اور درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے آپ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ سے نوازے اور کام کرنیوالی لمبی عمر عطا کرے ۔ آمین۔

● مجالس انصار اللہ کے عہدیداران کرام سے درخواست ہے کہ سالِ رواں کے لائحہ عمل کو سامنے رکھ کر اپنا اپنا جائزہ لیں کہ آیا ان کو پروگرام کی جملہ شقوں کی پابندی کی توفیق مل رہی ہے؟ نیز آیا دستور اساسی کے مطابق اجلاسوں کا بروقت انعقاد عمل میں آ رہا ہے؟ بروقت اجلاسوں کا انعقاد ترقی کی طرف قدم اُٹھانے کا ایک ابتدائی زینہ ہے ۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

جامعہ احمدیہ کے سالانہ تقریری مقابلے

ربوہ ۔ طلباء جامعہ احمدیہ کے سالانہ تقریری مقابلے ۲۴ - ۲۵ اور ۲۶ امان بروز منگل' بدھ اور جمعرات علی الترتیب اُردو' انگریزی اور عربی میں منعقد ہو رہے ہیں ۔ یہ مقابلے روزانہ ساڑھے چار بجے شام شروع ہوا کریں گے۔ احباب سے گزارش ہے کہ وہ تشریف لا کر طلباء کی حوصلہ افزائی فرمائیں۔

(الامین للجمعیۃ العلمیۃ بالجامعۃ الاحمدیۃ ربوہ)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

یہ خدا تعالیٰ کا احسان اور کرم ہے کہ وہ اپنے بندہ کی بھی مان لیتا ہے

ورنہ اُس کی الوہیت اور ربوبیت کی شان کے ہرگز خلاف نہیں کہ وہ اپنی ہی منوائے

"پس دعاؤں سے کام لینا چاہیئے اور خدا تعالیٰ کے حضور استغفار کرنا چاہیئے کیونکہ خدا تعالیٰ غنی اور بے نیاز ہے اس پر کسی کی حکومت نہیں ہے۔ ایک شخص اگر عاجزی اور فروتنی سے اس کے حضور نہیں آتا تو وہ اس کی کیا پروا کر سکتا ہے۔ دیکھو اگر ایک سائل کسی کے پاس آجاوے تو اپنا عجز اور غربت ظاہر کرے تو ضرور ہے کہ اس کے ساتھ کچھ نہ کچھ سلوک ہو لیکن ایک شخص جو گھوڑی پر سوار ہو کر آوے اور سوال کرے اور یہ بھی کہے کہ اگر نہ دوگے تو ڈنڈے ماروں گا تو بجز اس کے کہ خود اس کو ڈنڈے پڑیں اور اس کے ساتھ کیا سلوک ہوگا؟ خدا تعالیٰ سے اَڑ کر مانگنا اور اپنے ایمان کو مشروط کرنا بڑی بھاری غلطی اور ٹھوکر کا موجب ہے۔ دعاؤں میں استقلال اور صبر ایک الگ چیز ہے اور اَڑ کر مانگنا اَور بات ہے۔ یہ کہنا کہ میرا فلاں کام اگر نہ ہوا تو میں انکار کر دوں گا یا یہ کہدوں گا۔ یہ بڑی نادانی اور شرک ہے اور آداب الدعا سے ناواقفیت ہے ایسے لوگ دعا کی فلاسفی سے ناواقف ہیں۔ قرآنِ شریف میں یہ کہیں نہیں لکھا ہے کہ ہر ایک دعا تمہاری مرضی کے موافق میں قبول کرونگا۔ بیشک یہ ہم مانتے ہیں کہ قرآنِ شریف میں لکھا ہوا ہے اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ لیکن ہمارا یہ بھی ایمان ہے کہ اسی قرآنِ شریف میں یہ بھی لکھا ہوا ہے وَلَنَبْلُوَنَّکُمْ بِشَیْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ۔

اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ میں اگر تمہاری مانتا ہے تو لَنَبْلُوَنَّکُمْ میں اپنی منوانی چاہتا ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کا احسان اور اس کا کرم ہے کہ وہ اپنے بندہ کی بھی مان لیتا ہے ورنہ اس کی الوہیت اور ربوبیت کی شان کے یہ ہرگز خلاف نہیں کہ اپنی ہی منوائے وَلَنَبْلُوَنَّکُمْ بِشَیْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ جو فرمایا تو اس مقام پر وہ اپنی منوانا چاہتا ہے۔ کبھی کسی قسم کا خوف آتا ہے اور کبھی بھوک آتی ہے اور کبھی مالوں پر کمی واقع ہو جاتی ہے۔ تجارتوں میں خسارہ ہوتا ہے۔ اور کبھی ثمرات میں کمی ہوتی ہے۔ اولاد ضائع ہوتی ہے اور ثمرات برباد ہو جاتے ہیں اور نتائج نقصان دہ ہوتے ہیں۔ ایسی صورتوں میں خدا تعالیٰ کی آزمائش ہوتی ہے۔ اُس وقت خدا اپنی شانِ حکومت دکھانا چاہتا ہے اور اپنی منوانا چاہتا ہے۔ اُس وقت صادق اور مومن کا یہ کام ہوتا ہے کہ وہ نہایت اخلاص اور انشراحِ صدر کے ساتھ خدا کی رضا کو مقدم کر لیتا ہے اور اُس پر خوش ہو جاتا ہے کوئی شکوہ اور بدظنی نہیں کرتا اس لئے خدا تعالیٰ فرماتا ہے وَبَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَ۔ پس صبر کرنیوالوں کو بشارت دو۔ یہ نہیں فرمایا کہ دعا کرنیوالوں کو بشارت دو بلکہ صبر کرنیوالوں کو۔ اِس لئے یہ ضروری ہے کہ انسان اگر بظاہر اپنی دعاؤں میں ناکامی دیکھے تو گھبرا نہ جاوے بلکہ صبر اور استقلال سے خدا تعالیٰ کی رضا کو مقدم کرے۔" (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۲۸۵، ۲۸۶)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

خطبہ جمعہ

ہماری جماعت کے تعلیمی اداروں کا تعلیمی، تربیتی اور اخلاقی معیار بہت بلند ہونا چاہیئے

میرے نزدیک ان اداروں کی عام نگرانی پوری طرح نہیں ہو رہی سب سے زیادہ توجہ ہمیں مرکزی تعلیمی اداروں کی طرف کرنی چاہیئے

ہمارے اساتذہ کو چاہیئے کہ وہ محنت اور اخلاص کے ساتھ محض رضائے الٰہی کی خاطر کام کریں

فرمودہ سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

مورخہ ۶ امان ہش ۱۳۴۹ (۶ مارچ ۱۹۷۰ء) بمقام مسجد مبارک ربوہ

(مرتبہ مکرم یوسف سلیم صاحب، ایم۔اے۔ شعبہ زود نویسی۔ ربوہ)

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

اللہ تعالیٰ کے فضل سے طبیعت پہلے سے بہت اچھی ہے۔ الحمد للہ لیکن ابھی پورا افاقہ نہیں ہوا اور کل سے نزلے کی بھی شکایت ہوگئی ہے۔ اللہ تعالیٰ فضل کرے۔ دوست دعا سے مدد فرمادیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے جماعت احمدیہ سے بنی نوع انسان کی خدمت کے جو مختلف کام لئے ہیں ان میں تعلیمی خدمت بھی شامل ہے۔

ہماری جماعت کے تعلیمی ادارے

تین قسموں میں منقسم ہوتے ہیں۔ ایک تو وہ تعلیمی ادارے ہیں جو پاکستان سے باہر کام کر رہے ہیں۔ دوسرے وہ تعلیمی ادارے ہیں جو ربوہ سے باہر پاکستان میں کام کر رہے ہیں اور تیسرے وہ تعلیمی ادارے ہیں جو ربوہ میں کام کر رہے ہیں۔

بیرونِ پاکستان تعلیمی ادارے

جو باقاعدہ ادارے کی شکل میں کام کر رہے ہیں وہ زیادہ تر افریقہ کے ممالک میں ہیں۔ یہ ممالک کئی صدیوں سے سیاسی حالات اور بعض دیگر وجوہ کی بناء پر تعلیم میں بڑے پیچھے تھے خصوصاً ان ممالک کی مسلمان آبادیاں تو تعلیم میں بہت ہی پیچھے تھیں اُس وقت حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ذہن کو اللہ تعالیٰ نے اس طرف متوجہ کیا کہ ان ممالک کی تعلیمی خدمت بھی کرنی چاہیئے۔ چنانچہ مختلف ممالک میں مختلف معیار کے تعلیمی ادارے قائم کئے گئے۔ چھوٹے سکول بھی ہیں بڑے بھی ہیں کئی سیکنڈری سکول بھی ہیں۔ ایک ایک ملک میں ہمارے بیسیوں سکول بھی کام کر رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ہر لحاظ سے اس خدمت کو قبول کر کے اس کے بڑے اچھے نتائج پیدا کئے ہیں اور بعض جگہ اگرچہ حکومت تو عیسائیوں کی ہے لیکن وہ عیسائی حکومتیں بھی جماعتِ احمدیہ کی تعلیمی خدمات کو قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہیں اور بڑی ممنون ہیں۔ وہاں کے مسلمانوں کو تو اس سے بہت ہی فائدہ پہنچا ہے۔

وہاں جو اساتذہ کام کر رہے ہیں

اُن میں پاکستانی بھی ہیں اور مقامی بھی ہیں۔ پاکستان سے جو اساتذہ کام کے لئے وہاں گئے ہیں (اِلّا ماشاء اللہ) بڑے اخلاص سے کام کرنے والے بڑی محنت سے کام کرنے والے اور اپنی اس ذمّہ داری کو سمجھنے والے ہیں کہ ہم استاد ہیں اور اسلام نے استاد کا ایک مقام قائم کیا ہے اُسے ایک عزّت عطا کی ہے اور اس پر بڑی بھاری ذمّہ داریاں عائد کی ہیں یہ سب ان کے سامنے ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے حصول کے لئے اپنی ذمّہ داریوں کو نباہتے اور اپنے رب اور اس کی مخلوق کی نگاہ میں عزّت کو حاصل کرتے ہیں۔ بعض استثناء ہیں لیکن استثناء پر حکم نہیں لگایا جاتا۔ بڑی بھاری اکثریت اپنی ذمّہ داریوں کو سمجھتی اور ان کو ادا کر رہی ہے۔ وہاں جو مقامی اساتذہ ہیں وہ بھی اچھا کام کرنے والے ہیں۔ ان کے دل میں بھی یہ احساس بیدار ہے کہ ہماری قومیں دُنیا کے تعلیمی میدان میں بہت پیچھے چھوڑ دی گئی ہیں اور

ہمارا فرض ہے

کہ ہم ان کو تعلیم کے میدان میں تو دوسروں کے پہلو بہ پہلو لے جا کر کھڑا کر دیں۔

کچھ ہمارے تعلیمی ادارے پاکستان میں ہیں اور ربوہ سے باہر ہیں۔ ان کے متعلق مختلف اوقات میں مختلف رپورٹیں آتی رہتی ہیں۔ بعض اچھا کام کر رہے ہیں بعض ایک وقت تک اچھا کام کرتے رہتے ہیں پھر کوئی خرابی پیدا ہو جاتی ہے۔ بعض ایسے بھی ہیں جو مستقل طور پر بڑا اچھا کام کر رہے ہیں۔ ان تعلیمی اداروں کو صحیح طور پر چلانے کی آخری ذمّہ داری تو مرکز پر ہے۔

باہر کے جو تعلیمی ادارے ہیں ان کی ذمّہ داری بھی مرکز پر ہے۔ تحریکِ جدید سے ان کا تعلق ہے۔

تحریکِ جدید کا نظام

کبھی غلطی بھی کر جاتا ہے لیکن عام طور پر وہ محنت اور توجہ اور ہوش کے ساتھ

اور بیداری کے ساتھ اس عام نگرانی اور اساتذہ کے انتخاب وغیرہ کے متعلق جو ذمہ داری ہے اس کو نباہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا کرے۔

جو پاکستان کے تعلیمی ادارے ہیں۔ ربوہ سے باہر یا ربوہ میں قائم ہیں ان کی ذمہ داری نظارت تعلیم پر ہے۔ ربوہ سے باہر کے جو سکول ہیں یا تعلیمی ادارے ہیں میرے نزدیک ان کی عام نگرانی اس طرح پر نہیں ہو رہی جس طرح ہونی چاہیئے۔ ہم نے اگر سکول کھولنا ہو تو وہ ہمارے معیار کے مطابق ہونا چاہیئے۔ ورنہ وہ ہماری بدنامی کا موجب ہے۔ دنیا کے معیار کے مطابق نہیں۔

ہمارے سکول ہمارے معیار کے مطابق ہونے چاہئیں

ہمارا ہر کام ہمارے (یعنی اسلام اور احمدیت کے) معیار کے مطابق ہونا چاہیئے۔ یہ بھی ہمارا ایک کام ہے۔ ان ہزاروں کاموں میں سے جن کے کرنے کی ہم اپنے رب سے توفیق پاتے ہیں۔ لیکن ربوہ سے باہر بہت سے تعلیمی ادارے ایسے ہیں جو ہمارے معیار کے مطابق نہیں ہیں۔ اور یہ قابلِ شرم بھی ہے اور قابلِ فکر بھی ہے۔ جو ہمارا سکول ہے وہ ہمارے معیار کے مطابق ہونا چاہیئے۔ اور اس میں اور غیر میں نمایاں فرق ہونا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ کا ہم سے وعدہ ہے کہ اگر ہم اسلام کی روح کو سمجھتے ہوئے اس کے مطابق اپنی زندگی گزاریں گے۔ تو وہ ہم میں اور غیروں میں ایک فرقان اور ایک امتیاز کو قائم کرے گا۔ یہ امتیاز ایک فدائی، عبدِ رحمان اور ایک ایسے شخص کے درمیان (جس کے اندر ایثار اور فدائیت کا جذبہ اور اسلام کی روح نہیں) یہ فرق جو ہے یہ قد کے لحاظ سے یا رنگ کے لحاظ سے یا ناک نقشے کے لحاظ سے نہیں۔ یہ تو اس نور کے لحاظ سے ہے۔ جو ایک باعمل حقیقی اور سچا مسلمان حاصل کرتا ہے۔ اور جو دوسرے کو نہیں ملتا۔

وہ نور مابہ الامتیاز بنتا ہے

اللہ تعالیٰ سے تعلق، ایک انہماک، ایک فدائیت کہ جو کام بھی ہم نے کرنا ہے۔ چھوٹا ہو یا بڑا وہ اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لئے کرنا ہے۔ یہ نہیں کہ ہم نماز تو پڑھیں گے اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لئے اور روٹی کھائیں گے کسی اور کو راضی کرنے کے لئے۔ اگر کسی اور کو راضی کرنا ہو تو کمانے پر جتنی اسلامی پابندیاں ہیں پھر تو انسان انہیں چھوڑ دے۔ کیونکہ اسی کے نتیجہ میں روٹی ملتی ہے۔

ایک احمدی مسلمان نے نماز بھی اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے قائم کرنی ہے اور ایک احمدی مسلمان نے اپنے یا اپنی بیوی کے منہ میں لقمہ بھی اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ڈالنا ہے۔ اگر ایسا نہیں تو اس شخص نے احمدیت اور اسلام کی حقیقی روح نہیں حاصل کی اور نہ اسلام کو پہچانا ہے۔ نہ ان مطالبات اور ذمہ واریوں کا احساس اس کے دماغ میں بیدار ہوا ہے۔ جو اس کے اوپر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ڈالی گئی ہیں۔

پس ہمارا ہر کام

اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کے لئے

ہے۔ خواہ وہ تہجد کی نماز ہو۔ خواہ وہ گھٹیالیاں کا انٹرمیڈیٹ کالج ہو یا کہیں پرائمری سکول ہو۔ خواہ وہ بچوں کو قاعدہ پڑھانے والی کلاس ہو یا خدام الاحمدیہ یا انصار اللہ کا تربیتی کورس ہو یا یہاں جو قرآن کریم کی کلاس ہوتی ہے وہ ہو چاہے دھوبی کو کپڑے دینے کا کام ہو یا درزی سے کپڑے سلوانے کا کام ہو سب کام ہم نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے کرنے ہیں۔ اگر ہم درزی کو کپڑے سینے کے لئے اس لئے دیتے ہیں کہ اپنے لباس کی نمائش مطلوب ہے تو خدا تعالیٰ کا غضب تو ہمیں مل سکتا ہے اس کی رضا نہیں مل سکتی۔ لیکن اگر ہم درزی سے کپڑے اس نیت سے سلواتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ میں نے اے مومنو! تمہارے لئے ان چیزوں کو پیدا کیا۔ اسراف سے بچتے ہوئے افراط و تفریط ہر دو پہلوؤں سے اپنے آپ کو بچاتے ہوئے ان چیزوں کو استعمال کرو۔ میں تمہیں جہاں باطنی حسن دینا چاہتا ہوں وہاں میں تمہیں ظاہری حسن بھی دینا چاہتا ہوں۔ اپنے لباس کو اس نیت سے بنواؤ اور پہنو کہ یہ اللہ تعالیٰ کی ایک عطا ہے۔ ہم اس کا شکر ادا کرتے ہوئے یہ لباس بنواتے ہیں۔ ایک شخص دھوبی کو کپڑے عادتاً دیتا ہے۔ ایک دوسرا شخص ہے جو یہ کہتا ہے کہ میرے رب کو نجاست اور گندگی اور میل کچیل پسند نہیں ہے۔ میں اپنے کپڑوں کو صاف رکھوں گا۔ اس نیت کے ساتھ دھوبی کو کپڑے دیتا ہے۔ چنانچہ وہ صاف کپڑے بھی پہن لیتا ہے اور فرشتوں کی دعائیں بھی اسے حاصل ہو جاتی ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی رحمت بھی اسے مل جاتی ہے۔

[redacted]

غرض

ایک احمدی کا ہر کام

اسلام کے معیار پر پورا اترنا چاہیئے۔ ورنہ اس کام کے کرنے کا کوئی فائدہ نہیں۔ اس کے نتیجہ میں ہمیں اللہ تعالیٰ کی رضا نہیں مل سکتی۔ پس جو تعلیمی ادارے ربوہ سے باہر ہیں ان کی بھی بڑی سختی سے نگرانی ہونی چاہیئے۔ تعلیم کے لحاظ سے بھی اور تربیت کے لحاظ سے بھی۔ ہمارے تعلیمی ادارے اور کسی اور کے تعلیمی ادارے میں نمایاں فرق ہونا چاہیئے۔ ورنہ ہم اللہ تعالیٰ کی گرفت میں ہوں گے

پھر

سب سے زیادہ توجہ

ہمیں ان تعلیمی اداروں کی طرف کرنی چاہیئے۔ جو ربوہ میں قائم ہیں۔ ان کی مرکزی حیثیت ہے بہت سے دوست کافی مالی بوجھ برداشت کر کے اور تکالیف اٹھا کر اپنے بچوں کو ربوہ میں تعلیم کے لئے بھجواتے ہیں۔ ان کے دل میں اللہ اور اس کے رسول اور ہمارے مرکز کے لئے جو غلبۂ اسلام کے لئے قائم کیا گیا ہے محبت اور پیار ہے۔ وہ چاہتے ہیں کہ اپنے بچوں کو اس دینی ماحول میں پرورش اور تعلیم دلوائیں۔ یہاں وہ اپنے بچے بھیج دیتے ہیں۔ اور خود تکالیف اٹھاتے ہیں۔ ایسے بیسیوں خاندان ہیں کہ جو بیوی بچوں کو یہاں بھجوا دیتے ہیں۔ اور خود تنگی سے گزارہ کرتے ہیں۔ گھر کا ماحول انہیں میسر نہیں ہوتا۔ یعنی نہ بیوی پاس ہے نہ بچے پاس ہیں۔ لیکن وہ ان تکالیف کو اس لئے برداشت کرتے ہیں کہ وہ چاہتے ہیں کہ ان کے بچے صحیح ماحول میں تربیت اور تعلیم حاصل کریں۔ لیکن مجھے افسوس سے یہ بات کہنی پڑتی ہے کہ یہاں

بہت سے اساتذہ ایسے ہیں

جو ہمارے تعلیمی اداروں کو ایک کلب سے زیادہ حیثیت نہیں دیتے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ مثلاً کالج میں گئے، بیٹھے باتیں کیں۔ اور ایک دوسرے کو ہنسی اور تمسخر کا نشانہ بنایا اور اس طرح اپنا وقت ضائع کیا اور گھروں کو آ گئے۔ اور ہر مہینے کے شروع میں پچھلے مہینے کی تنخواہ وصول کر لی کوئی احساس ہی نہیں۔ میں تو سمجھتا ہوں کہ یہاں بعض ایسے داغ

صاحبِ نصاب احباب اور خواتین ازراہِ کرم زکوٰۃ کی ادائیگی کی طرف توجہ فرمائیں (ناظر بیت المال آمد ربوہ)

ہیں کہ احمدیت کا معیار تو کیا انسانیت کا معیار بھی انہیں حاصل نہیں ہے اور نظارت تعلیم کو اس بات کی کوئی فکر نہیں۔ اگر کوئی شخص وہ ذمہ واری اٹھانا نہیں چاہتا جو اسلام اس کے کندھوں پر ڈالتا ہے تو کس نے اسے مجبور کیا ہے کہ وہ ہمارے پاس رہے اور ہمیں کسی نے مجبور نہیں کیا کہ ہم اسے اپنے پاس رکھیں۔ یا تو ایسے اساتذہ

تعلیم اور تربیت کی طرف پوری توجہ

دیں اور یا وہ کہیں اَور چلے جائیں۔ کون ان کو یہاں روکتا ہے لیکن اگر انہوں نے مرکز میں رہ کر اس ذمہ واری کو نباہنے کے لئے خود کو پیش کیا ہے تو انہیں یہ ذمہ واری نباہنی پڑے گی۔ اگر وہ نہیں نباہیں گے۔ تو ہم ان کو باہر بھیج دیں گے۔ کہیں اور جائیں۔ اللہ تعالےٰ نے جس کو پیدا کیا ہے۔ اس کے رزق کا تو وہ ذمہ وار ہے۔ میں یا آپ اس کے ذمہ وار نہیں ہیں۔ لیکن جو ذمہ واری مجھ پر اور آپ (اہلِ ربوہ) پر ہے۔ یہ ہے کہ ہم اپنے ماحول کو علمی لحاظ سے بھی اور اخلاقی لحاظ سے بھی اور تربیتی لحاظ سے بھی اس طرح صاف اور پاک رکھیں کہ ہماری آئندہ نسل اس میں اس رنگ کی تربیت حاصل کرے۔ اور وہ رنگ ان کے اوپر چڑھ جائے کہ جو اللہ تعالےٰ کو پیارا ہے۔ اگر ہم ایسا نہیں کرتے تو خدا تعالےٰ کے سامنے جواب دہ ہیں اور اللہ تعالےٰ کی گرفت بڑی سخت ہوتی ہے۔

پس یہاں کے جو ادارے ہیں انہیں

آج میں تنبیہہ کرنا چاہتا ہوں

مثلاً تعلیم الاسلام کالج ہے اس کا تعلیمی معیار بھی گر گیا ہے۔ اور اخلاقی معیار بھی وہ نہیں رہا۔ جو ہونا چاہیئے۔

دیر کی بات ہے کالج کے ایک طالب علم کے متعلق ایک محلہ میں شکایت پیدا ہوئی۔ سارا محلہ اکٹھا ہو کر اسے میرے پاس پکڑ لایا۔ میں اس زمانے میں پرنسپل تھا۔ مجھے بہت خوشی ہوئی کہ بیدار جماعت ہے۔ محلے میں ذرا سی غلط بات جو ہوئی ہے تو انہوں نے اس کو برداشت نہیں کیا۔ چنانچہ میں نے سب کے سامنے اس بچے کو بہت سخت سزا دی۔ اس طرح محلے والوں کو بھی یہ تسلی ہو گئی کہ ہماری فضا کو پاک رکھا جائے گا۔ اور سارے ربوہ میں بھی پتہ لگ گیا کہ ایسی حرکت برداشت نہیں کی جاتی۔

نوجوانی کی عمر میں

بچے حماقت کرتے ہیں ان کو یہ پتہ لگ گیا کہ یہاں حماقت سے نہیں عقل اور ہوشمندی سے زندگی گزاری جا سکتی ہے۔ حماقتیں جو ہیں ان کا محاسبہ ہو گا۔ جب تک اس قسم کی فضا نہ پیدا کی جائے کہ ہم گندگی کو اور بداخلاقی کو خواہ وہ کسی نوعیت کی ہو برداشت نہیں کریں گے۔ (اور بداخلاقی سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ کے اخلاق کے بغیر کوئی اور خلق اپنانا یا پسند کرنا یا اپنے ماحول میں پیدا کرنا یا برداشت کرنا) اللہ تعالےٰ کی صفات کے جو جلوے اس کی اس مخلوق میں ظاہر ہو رہے ہیں وہی جلوے اس کے بندوں میں اور ان بندوں کے ذریعہ دوسروں میں ظاہر ہونے چاہئیں۔ پس اگر ہر ایک کو یہ پتہ ہو کر یہاں وہ خلق پسندیدہ

نہیں سمجھا جائے گا۔ اور اسے برداشت نہیں کیا جائے گا۔ جو اللہ تعالےٰ کے خلق سے مختلف اور اس کی ضد ہے تو کتنا بیوقوف کوئی نوجوان ہو۔ اس کا دماغ بڑی جلدی اس چیز کو سمجھ لے گا۔ اور پھر کوئی شکایت نہیں پیدا ہو گی۔

ایک دفعہ کالج کی بات ہے

باہر کسی کالج میں (یعنی ہمارا احمدیوں کا کالج نہیں) لڑائی ہوئی پستول چلے۔ کچھ مارے گئے۔ لڑکے گھبرائے کہ جو دشمن ہیں جب ان کو موقعہ ملا تو وہ ہمارے اوپر اسی طرح وار کریں گے۔ اس قسم کا ایک طالب علم آگیا کہ میں نے migration (مائیگریشن) کروائی ہے۔ میں آپ کے کالج میں آنا چاہتا ہوں۔ مجھے چونکہ اس سارے واقعہ کا پہلے سے علم ہو چکا تھا۔ میں نے اس کو بٹھا کر سمجھایا۔ میں نے کہا دیکھو اگر تم نے ہمارے پاس فائدہ اٹھانے کے لئے آنا ہے تو بڑی خوشی سے آؤ۔ ہم تمہارا خیال بھی رکھیں گے۔ پڑھانے کی بھی کوشش کریں گے۔ تربیت کرنے کی بھی کوشش کریں گے لیکن اگر تم نے ہم سے سزا لینے کے لئے یہاں آنا ہے۔ تو پھر بہتر یہ ہے کہ کسی اور جگہ چلے جاؤ۔ کیونکہ دوسرے کالجوں کی طرح یہ کالج نہیں۔ کیونکہ جب تم غلطی کرو گے بڑی سخت گرفت ہو گی۔ اور کسی ایک لڑکے پر جھوٹا رحم کر کے بیسیوں لڑکوں کے اخلاق کو تباہ نہیں کیا جائے گا۔ وہ کہنے لگا مجھے علم ہے کہ اس کالج کا یہی ماحول ہے۔ آپ تسلی رکھیں میں جب تک یہاں ہوں کوئی شکایت پیدا نہیں ہونے دوں گا۔ چنانچہ وہ سال ڈیڑھ سال تک رہا۔ اور کبھی اس نے ذرا سا بھی موقعہ نہیں دیا۔ سر اٹھا کر بات نہیں کرتا تھا۔ اس کو پتہ تھا کہ یہ ماحول ایسا ہے کہ اس کی گرفت بڑی سخت ہوتی ہے۔ اس کا فائدہ مجھے یا آپ کو اس طرح نہیں (ہمیں فائدہ تو ہے کیونکہ ہم اللہ تعالےٰ کی رضا کے لئے جو کام کرتے ہیں اس کا فائدہ ہمیں ملتا ہے وہ فائدہ تو ہے) لیکن

صحیح تربیت اور صحیح تعلیم

اور پوری طرح ذہنی نشوونما کا پہلا اور اصل فائدہ تو اس کا ہے جس نے تعلیم حاصل کی اور تربیت پائی۔ ہمیں اللہ تعالےٰ ثواب دے گا۔ اگر ہماری نیت ٹھیک ہو اور ہم اس کی رضا کے متلاشی اور اسی پر توکل کرتے ہوں۔ لیکن ہم اللہ تعالےٰ کی رضا کے لئے جو کام کرتے ہیں۔ وہ اس لئے کرتے ہیں کہ جو نوجوان ہیں وہ اپنی تعلیم میں اچھے نکلیں۔ ان کے اچھے اخلاق ہوں۔ وہ دنیا میں نام پیدا کریں۔ وہ دنیا بھی کمائیں اور اپنے خاندان کا اور اپنے ملک کا نام بھی روشن کریں۔

پچھلے سال ہمارے کالج کا (جیسا کہ میں نے ابھی بتایا ہے) نتیجہ بہت خراب نکلا تھا۔ اس سال خراب نہیں نکلنا چاہیئے۔ اس لئے

فرمانِ خداوندی

ایفاءِ عہد

اَوْفُوْا بِالْعَهْدِ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُوْلًا (بنی اسرائیل)

(اے مومنو!) اپنے عہد کو ہمیشہ پورا کیا کرو (کیونکہ) ہر عہد کی نسبت یقیناً (ایک نہ ایک دن تمہیں) جواب طلبی کا سامنا کرنا پڑے گا۔

(قائد تربیت انصار اللہ مرکزیہ)

جو منتظم ہیں یا اُستاد ہیں اُن کو چاہیئے کہ (امتحان قریب آ رہے ہیں) ابھی سے ایسا انتظام کریں کہ کیفیت اور کمیت ہر دو لحاظ سے

ہمارے نتیجے ویسے نکلیں جیسے نکلنے چاہئیں

کسی وقت تو تیس چالیس کالجوں میں سے اُوپر کے دس پندرہ لڑکوں میں سے پانچ سات ہمارے کالج کے بھی ہو جایا کرتے تھے۔ یہ صحیح ہے کہ کبھی نسبتاً اچھے لڑکے داخل ہوتے ہیں۔ کسی سال نسبتاً کمزور داخل ہوتے ہیں یہ چکر تو ساتھ لگا ہوا ہے لیکن کبھی پہری انجینئرنگ میں، کبھی پہری میڈیکل میں، کبھی ایف اے میں، کبھی بی ایس سی میں کوئی نہ کوئی گروہ یا ایک سے زیادہ گروہ اتنے نمایاں طور پر اچھا نتیجہ نکالتے تھے کہ دُنیا حیران ہو جاتی تھی۔

غالباً

۶۱-۱۹۶۰ء کی بات ہے

مارشل لاء کی طرف سے اس وقت بھی میڈیکل کالج میں ایڈمنسٹریٹر مقرر تھے۔ چنانچہ داخلے کے وقت ایک ایسے شخص ایڈمنسٹریٹر تھے جن کو ہمارے کالج کا زیادہ پتہ نہیں تھا۔ وہ نمبروں کے لحاظ سے انٹرویو لے رہے تھے۔ پہلا لڑکا جو آیا تو انہوں نے دیکھا کہ تعلیم الاسلام کالج کا ہے جانتے نہیں تھے خیال نہیں کیا کہ ہو گا کوئی کالج فرسٹ آ گیا ہے لڑکا۔ جب تیسرا لڑکا آیا تو وہ بھی تعلیم الاسلام کالج کا۔ پھر زیادہ توجہ ہوئی لیکن کہا کچھ نہیں۔ پھر غالباً چوتھا لڑکا آیا وہ بھی تعلیم الاسلام کالج کا پھر ان سے رہا نہیں گیا اپنے ساتھیوں سے کہنے لگے یہ کونسا کالج ہے جس کے اتنے اچھے نتیجے نکلے ہیں مجھے نہیں پتہ۔ خیر انہوں نے بتایا کہ یہ کونسا کالج ہے۔ غرض پہلے پندرہ میں سے چھ یا سات لڑکے ہمارے کالج کے تھے۔ اسی طرح کبھی انجینئرنگ کے ساتھ ہو جاتا کبھی بی ایس سی کے ساتھ ہو جاتا تھا اور یونیورسٹی کی فیصد سے کہیں زیادہ فیصد نتیجے نکلا کرتے تھے لیکن پچھلے سال تو یونیورسٹی کی فیصد (جو خود بڑی کم ہے اور گندے کالجوں کی وجہ سے ہی اس کی فیصد گر جاتی ہے) اس سے بھی کم۔

پس یہ بڑی شرم کی بات ہے۔ اب ایک دفعہ تو ہو گیا کیونکہ ہمیں پتہ نہیں تھا کہ یہاں ہمارے اساتذہ اتنے بھی گر جائیں گے۔ لیکن اب تو پتہ لگ گیا ہے اس لئے اپنے آپ کو درست کریں

اپنے کام کی طرف توجہ دیں

اور دعائیں کریں کہ اللہ تعالےٰ آپ کی محنت اور خدمت کو قبول کرے اور نتائج اچھے نکالے۔ اگر آپ نہ محنت کریں نہ توجہ دیں نہ ذمہ داریوں کو نباہیں نہ مقبول دعائیں آپ کی قسمت میں ہوں تو پھر تو ہمیں پتہ لگے گا کہ اللہ تعالےٰ کا منشاء یہی ہے کہ آپ پر گرفت کی جائے (خدا تعالےٰ اپنی گرفت سے ہر ایک کو محفوظ رکھے) لیکن جو میری ذمہ داری ہے وہ میں آج نباہ رہا ہوں اور میں ساری جماعت کے سامنے اساتذہ کو اور استانیوں کو اگرچہ استانیاں تو نسبتاً اچھی ہیں پچھلے سال انہوں نے بہت اچھے نتائج نکالے۔ مردوں کے لئے شرم کی بات تھی

کہ لڑکیاں اتنی آگے نکل گئیں لڑکوں سے اور اُستانیاں اتنی آگے نکل گئیں اساتذہ سے لیکن بہرحال ان (استانیوں) کو بھی اپنا معیار جو اگرچہ خوشکن ہے اس سے بھی بلند کرنا چاہیئے۔ اصل بات تو یہ ہے کہ سوائے حادثہ کے سو فیصدی نتیجہ نکلنا چاہیئے۔ حادثات اس زندگی کے ساتھ لگے ہوئے ہیں۔ اس میں شک نہیں۔ لیکن اس میں بھی شک نہیں کہ حادثے کے علاوہ اگر سو فیصد نتیجہ نہیں تو پھر وہ صحیح محنت نہیں ہے۔ کوئی وجہ نہیں ہے کہ کوئی طالب علم فیل ہو۔ اگر کوئی ایسا طالب علم ہے جو پڑھنے کے قابل ہی نہیں تو آپ اس کے ماں باپ کا روپیہ کیوں ضائع کروا رہے ہیں؟ اس کو یہاں سے فارغ کر دیں اس مشورہ کے ساتھ کہ پڑھنے کی بجائے کوئی اور کام کرو۔ لیکن جس کے متعلق آپ یہ اعلان کرتے ہیں کہ یہ اس قابل ہے کہ پڑھے اور پاس ہو وہ اگر پاس نہ ہو تو آپ کا فعل آپ کے قول کے خلاف ہو گا اور جماعت آپ سے گرفت کرے گی۔

تعلیم الاسلام ہائی سکول اور زنانہ سکول اور کالج تعلیم اور نتائج کے لحاظ سے شاید اتنے بُرے نہیں لیکن تربیت کے لحاظ سے انہیں ابھی اور توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ یہ صحیح ہے کہ ربوہ کا ماحول خدا تعالےٰ کے فضل سے بڑا اچھا ہے لیکن یہ بھی صحیح ہے کہ ہم اس ماحول میں یا اس ماحول کے روشن اور منور چہرہ پر سیاہی کا ایک باریک نقطہ بھی برداشت نہیں کر سکتے اگر ایک آدمی یا ایک بچہ بھی ایسا ہے جس کی صحیح تربیت نہیں تو ہمیں غصہ بھی آئے گا۔ ہمیں فکر بھی پیدا ہو گی۔ ہم اپنی عقل اور سمجھ کے مطابق اصلاح کے لئے کارروائی بھی کریں گے۔

تعلیمی اداروں کے ساتھ

یہاں ایک اور ایسی دم بھی لگ گئی ہے کہ بعض دفعہ وہ بھی فکر پیدا کرتی ہے اور وہ وہ پرائیویٹ طلباء ہیں جو تعلیمی ادارے میں داخل نہیں ہوتے لیکن یہاں وہ یا تو اساتذہ کی ٹیوشن لیتے ہیں یا انکو کوئی اور سہولت ہوتی ہے اور کالج کے ڈسپلن اور ضبط سے بھی وہ باہر ہوتے ہیں اور عام طور پر وہ خدام الاحمدیہ سے بھی چھپے رہتے ہیں اور ان کی صحیح تربیت نہیں ہو سکتی۔

ابھی چند دن ہوئے ایک شخص کا دعا کے لئے میرے پاس خط آیا۔ اور اس نے اپنا جو پتہ درج کیا تھا (یہیں ربوہ کا رہنے والا ہے) وہ غلط تھا اور اس میں چالاکی کی ہوئی تھی۔ اللہ تعالےٰ نے ہمیں سمجھ دی ہے۔ پھر اللہ تعالےٰ تو اس طرح بھی فضل کرتا ہے کہ اسی دن مغرب کے بعد اس شخص کے متعلق

مجھے رپورٹ ملی

کہ یہ فلاں جگہ رہتا ہے اور یہ اس کے حالات ہیں اور عشاء کے بعد جب میں اپنی ڈاک دیکھ رہا تھا تو اس میں اسی کا خط اور پتہ کوئی اور لکھا ہوا تھا اور اس شخص نے اپنی طرف سے بڑی چالاکی کی ہوئی تھی کہ میں پتہ غلط لکھ رہا ہوں۔

الفضل کے خریداران کی خدمت میں ضروری گذارش

کچھ عرصے سے ڈاکخانہ والوں کی ہدایت پر الفضل کے پرچے خریداران حضرات کو ٹاؤن بنڈلوں کے ذریعہ بھجوائے جا رہے ہیں اور ٹکٹ بنڈلوں پر لگائے جاتے ہیں اخبار پر نہیں۔ دفتر ھذا کے پاس بعض ایسے پرچے آئے ہیں جو بیرنگ کر دئے گئے ہیں۔ اس سلسلہ میں ضروری کوائف اکٹھے کئے جا رہے ہیں تاکہ اس بارہ میں مناسب کارروائی کی جائے۔ جن جن احباب کو بیرنگ پرچے ملے ہوں وہ دفتر ھذا کو اس کی اطلاع دیکر ممنون فرما دیں۔

منیجر الفضل ربوہ

قاعدہ یسرنا القرآن مصنفہ پیر منظور محمد صاحب

اس مشہور و معروف اور مقبول خاص و عام قاعدے کے ذریعے بچے نہایت آسانی سے اور جلد قرآن مجید پڑھ لیتے ہیں

ہدیہ قاعدہ کلاں ۷۵ پیسے قاعدہ خورد ۴۰ پیسے ملنے کا پتہ مکتبہ یسرنا القرآن ربوہ۔ نوٹ: تاجروں کے لئے معقول کمیشن

جب میں نے پتہ لیا تو معلوم ہوا کہ وہ ایف اے کا پرائیویٹ امتحان دے رہا ہے پھر میں سمجھا کہ یہ ایک ایسا شخص ہے جس کی تربیت کی طرف کوئی ادارہ توجہ نہیں کر رہا۔ کالج کا یہ طالب علم نہیں ان کے ضبط اور نظم سے باہر ہے اور خدام الاحمدیہ سے بھی اسی طرح چھپا پھرتا ہے کیونکہ بعض باتیں اور بھی پتہ لگ گئیں لیکن یہ تو ایک مثال تھی جس نے یہ توجہ دلائی کہ ایک سلسلہ۔ ایک نظیر ایسے طالب علموں کی ہے جو پرائیویٹ امتحان دیتے ہیں اور اس وجہ سے کالج کے ڈسپلن اور ضبط سے بھی باہر ہیں۔ اور دوسری تنظیموں سے بھی چھپتے رہتے ہیں۔

اس واسطے نظارت تعلیم کو یہ آرڈر دینا چاہیئے کہ تعلیم الاسلام کالج کسی ایسے لڑکے کے داخلے کے فارم پر جو پرائیویٹ امتحان دے رہا ہے دستخط نہیں کرے گا جب تک یہ تسلی نہ کرے کہ اخلاقی لحاظ سے اور تعلیمی لحاظ سے وہ لڑکا ایک خاص معیار سے نیچے نہیں ہے۔ یہ صحیح ہے کہ تعلیمی لحاظ سے شاید وہ اتنا اچھا نہ ہو بعض اچھے بھی ہوتے ہیں لیکن اخلاقی لحاظ سے تو وہ بہرحال گرا ہوا نہیں ہونا چاہیئے اس کے بغیر ان کو اجازت نہیں دینی چاہیئے ورنہ اب میرے خیال میں اس وقت کوئی تیس چالیس لڑکے ایسے ہوں گے یا اس سے بھی زیادہ اگر لڑکے لڑکیاں ملالی جائیں تو ساٹھ ستر ہوں گے جو پرائیویٹ امتحان دیتے ہیں۔ کیوں دیتے ہیں! پس کوئی تو

ان کے اوپر نگرانی ہونی چاہیئے

کہ اگر انہوں نے یہاں امتحان دینا ہے یہاں کی فضا سے فائدہ اٹھانا ہے یہاں کے سنٹر کے بھی جو امتحان کے لئے بنتا ہے بڑے فائدے ہیں یہاں نہ شور ہے اور نہ ہنگامہ ہے۔ ایک طالب علم آرام سے یہاں امتحان دے دیتا ہے۔ باہر کے سنٹرز میں ایسی پرسکون فضا نہیں ہوتی پس ہمارے کالج کو چاہیئے کہ اپنا معیار اس لحاظ سے بھی قائم رکھے۔ وہاں کی فضا۔ وہاں کا دیانتداری کا ماحول کہ ہر شخص اپنے علم کے مطابق جواب دے اور امتحان کے ہال میں کسی دوسری مدد کی طرف اس کا ذہن ہی نہ جائے۔ ایسا ماحول ہونا چاہیئے۔

پس یہ ساری چیزیں فوری طور پر گرفت کے اندر آنی چاہئیں۔ نظارت تعلیم اگر اس طرف توجہ نہیں دے گی تو پھر مجھے توجہ دینی پڑے گی۔ وہ تو طالب علموں کو اساتذہ کو سمجھائیں گے لیکن جب میں سمجھاؤں گا تو مجھے ناظر تعلیم کو بھی سمجھانا پڑے گا جو میرے استاد بھی ہیں لیکن فرض فرض ہے۔ اُستاد کی عزت اپنی جگہ ہے وہ بھی ہم کریں گے۔ فرض کی ادائیگی میں کوتاہی اور غفلت اللہ تعالیٰ کو پیاری نہیں۔ ہم اپنی طرف سے یہی کوشش کریں گے کہ ہمارا رب ناراض نہ ہو۔

بہرحال آج کے بعد

[redacted]

توجہ پوری ہو جانی چاہیئے

نتیجہ تو جب نکلے گا۔ اس وقت پتہ لگ جائے گا کہ کتنی توجہ دی گئی ہے لیکن اخلاقی لحاظ سے تو میرے پاس ہر روز رپورٹ آجاتی ہے چاہے یہ رپورٹ ہو کہ سب ٹھیک ہے اور چاہے یہ رپورٹ ہو کہ کسی جگہ کوئی غلطی ہے۔ رپورٹ دینے والے محکمے بھی ہیں اور افراد بھی ہیں۔ ہم سب ایک جسم کی حیثیت رکھتے ہیں۔ جیسا کہ میں شروع خلافت سے کہہ رہا ہوں کوئی چیز چھپی نہیں رہتی کئی نادان ایسا نہیں سمجھتے۔ اب مثلاً ڈاک ہے میں ساری ڈاک خود دیکھتا ہوں اور کئی دفعہ جن کو کسی محکمے سے کوئی شکایت پیدا ہو جائے وہ کسی کے ذریعے خط بھیجتے ہیں اور کہتے ہیں کہ معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے خط آپ تک پہنچنے نہیں دیئے جاتے حالانکہ سارے خط میرے پاس پہنچے ہوتے ہیں اور میں نے ان کو دیکھا ہوتا ہے پس یہ چیزیں جماعت پہنچانے والی ہے دوست ذرا ذرا سی بات پہنچا دیتے ہیں

کوئی چیز چھپی نہیں رہتی

نہ رہنی چاہیئے ورنہ خلیفہ اور نائب اذن خیر نہیں رہتا۔

غرض نیابت نبوت میں خلافت بھی کان ہے اور اس تک آوازیں پہنچتی رہتی ہیں کوئی چیز چھپائی نہیں جاسکتی اور آخری ذمہ داری اس پر ہے اور اپنے رب سے ہر وقت سب سے زیادہ خوف کھانے والا میں سمجھتا ہوں وہی ہے کیونکہ ساری ذمہ داری جو اس پر ڈال دی بڑے استغفار اور توبہ اور دعاؤں کے ساتھ زندگی کے دن گزارنے پڑتے ہیں اور سوائے خدا تعالیٰ کے خوف کے کسی کا خوف نہیں ہوتا اور سوائے خدا کی خوشنودی کے کسی اور جہت سے رضا کے حصول کی کوئی تمنا نہیں ہوتی۔ اس واسطے اگر گرفت ہوگی تو بڑی سخت گرفت ہوگی۔ صرف خدا تعالیٰ کو خوش کرنے کے لئے ہوگی۔ لیکن خدا کرے کہ ہماری آئندہ نسلوں کی جو ذمہ داری بعض احباب پر ڈالی گئی ہے وہ

اس ذمہ داری کو سمجھیں

اور تعلیمی اور تربیتی اور اخلاقی لحاظ سے اللہ تعالیٰ کے حضور وہ سرخرو ہوں اور اللہ تعالیٰ کے پیار کو وہ حاصل کریں۔ اللھم آمین

اچھوتے اور بے مثل ڈیزائنوں میں

بیاہ شادی کیلئے

سونے کے

جڑاؤ و سادہ سیٹ

چاندی کے خوشنما برتن ٹی سیٹ وغیرہ

فرحت علی جیولرز

کمرشل بلڈنگ شاہراہ قائد اعظم لاہور۔ فون نمبر ۵۲۶۲۳

شربت خانہ ساز نزلہ زکام بلغمی کھانسی دمہ اور امراض سینہ میں چھوٹوں بڑوں سب کیلئے یکساں مفید ہے۔ آٹھ آنے شیشی نمونہ سوا روپیہ تیار کردہ **دواخانہ خدمت خلق** رجسٹرڈ ربوہ

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اسلئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر مزدہی تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲- ان وصایا کو جو نمبر دیئے جا رہے ہیں یہ ہرگز وصیت نمبر نہیں۔ بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳- وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۱۹۸۳۳

میں بشیرا بیگم بیوہ شیخ عبدالشکور صاحب مرحوم قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر ۵۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گجرات ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰ اکتوبر سنہ ۱۹۶۹ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ ۱۔ مکان ایک عدد واقع مسلم بازار گجرات مالیتی ۱۰،۰۰۰ - ۰۰ :

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ: بشیرا بیگم بیوہ عبدالشکور صاحب مکان ۲۲/۸ - ۱۳ مسلم بازار گجرات۔

گواہ شد: شیخ خلیل احمد ولد شیخ عبدالشکور محلہ مسلم آباد۔ گجرات۔

گواہ شد :- فیض احمد (پسر موصیہ) محلہ مسلم آباد گجرات۔

مسل نمبر ۱۹۸۳۲

میں شیخ ناصر احمد صاحب ولد شیخ عبدالمجید صاحب مرحوم قوم شیخ پیشہ تجارت عمر ۲۵ سال بیعت پیدائشی ساکن گوجرانوالہ ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۱۰/۶۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے ایک احاطہ سفید سکنی اقبال کالونی مالیتی ۲۰۰۰/-

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میری وفات پر میرا ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰۰ روپے ماہوار آمد ہے میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد: شیخ ناصر احمد گلی شیخ جھنڈو گھنٹہ گھر گوجرانوالہ۔

گواہ شد :- محمد شریف ولد محمد عبداللہ صاحب باغبانپورہ گوجرانوالہ۔

گواہ شد عبدالعزیز مسجد احمدیہ باغبانپورہ گوجرانوالہ۔

مسل نمبر ۱۹۸۳۵

میں حنیفہ بیگم زوجہ غلام علی صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۴۴ سال بیعت پیدائشی ساکن محلہ گوبند گڑھ گلی نمبر ۳ ضلع گوجرانوالہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۱۰/۶۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

حق مہر وصول شدہ ۔۔ ۷۰۰

زیور طلائی وزنی ۴-۱-۱۱ تولے مالیتی ۱۸۰۰/-

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ: حنیفہ بیگم اہلیہ غلام علی محلہ گوبند گڑھ گلی نمبر ۳ مکان ۲۱۱/۵ گوجرانوالہ

گواہ شد: عبدالعزیز خادم مسجد احمدیہ گوجرانوالہ

گواہ شد :- غلام علی کھوکھر خاوند موصیہ

مسل نمبر ۱۹۸۳۶

میں ممتاز بیگم زوجہ انوار احمد جان قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی ساکن گوجرانوالہ ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۱۰/۶۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

حق مہر بذمہ خاوند در جبد الادا ۵۰۰۰/-

زیورات طلائی مالیتی ۔۔۔ ۲۲۲۰

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ: ممتاز بیگم اہلیہ انوار احمد جان گوجرانوالہ۔

گواہ شد: حکیم عبدالحمید گوجرانوالہ

گواہ شد: محمد شریف باغبانپورہ گوجرانوالہ

مسل نمبر ۱۹۸۳۷

میں انوار احمد جان ولد حکیم نظام جان صاحب قوم اعوان پیشہ حکمت عمر ۲۱ سال بیعت پیدائشی ساکن گوجرانوالہ ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۱۰/۶۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ ایک عدد مکان واقع چوک گھنٹہ گھر مالیتی ۲،۰۰۰/-

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی

اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰/- روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد :- انوار احمد جان چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ

گواہ شد :- محمد شریف ولد محمد عبداللہ بیت الشمس باغبانپورہ گوجرانوالہ

گواہ شد :- حکیم عبدالحمید سیکرٹری اصلاح و ارشاد گوجرانوالہ۔

پریشان نہ ہوں

اگر آپ کے چہرہ پر کیل اور چھائیاں نکلی ہوئی ہیں تو آج ہی ایک شیشی فریگرنٹ انٹی پمپل کریم منگوا لیجئے۔ چند روز میں آپ کا چہرہ صاف ہو جائے گا۔ قیمت ۳/- روپے

المنار دواخانہ ربوہ

مرغی خانہ

کھولنے کیلئے

متواتر انڈے دینے والی

پیٹرن وائٹ لیگھارن نسل

کے نئے یکروزہ چوزے

خلیل پولٹری فارم ربوہ

سے حاصل کریں ریٹ یکروزہ چوزے ۱۵۰ سیکڑہ تین ہفتہ کی پٹھیاں ۳۰۰/- روپے سیکڑہ تین ہفتہ کے مرغ ۸۰/- روپے سیکڑہ

(مینیجر)

مویشیوں کے اپھارہ کیلئے ✱ شفا اپھارہ ۷۵/۱ درجن ۹/-

بواسیر خونی و بادی کیلئے ✱ نیو پائلز کورس ۸/-

کمزور اور سوکھے بچوں کیلئے ✱ شفا بے بی ٹانک ۱/-

گردہ اور مثانہ کی پتھری کیلئے ✱ کڈنی اینڈ بلیڈر ۵/-

خاص طاقت کے لئے ✱ سپیشل ڈراپس ۶/-

شاہ ہومیو پیتھک سٹورز اینڈ ہسپتال ربوہ

مکرم محمد یعقوب صاحب سیکرٹری مال چک نمبر ۶ ضلع ملتان

بواسیر کی حیرت انگیز دوا **پائلز کیور**

استعمال کرنے کے بعد لکھتے ہیں:-

"مجھے بواسیر کا عارضہ تھا نیز دائمی قبض تھا۔ بواسیر سے بھی آرام آگیا ہے نیز قبض سے بھی فائدہ ہوا۔ آپ نے جو دوا بواسیر کیلئے دی تھی اسکے استعمال کا یہ نتیجہ ہے"

مکمل کورس ۱۰/- ڈاک خرچ ۱/۵۰ شاکسٹوں کیلئے مشعوراسٹ

نوٹ :- ملتی جلتی نقلی دوائیں خرید کر دھوکہ کھانے کی بجائے پائلز کیور (PILES CURE) کا نام یاد رکھیں

کیور ٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ۵۳ کمرشل بلڈنگ شاہ عالم مارکیٹ لاہور

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ

تریاق اٹھرا اٹھرا کے علاج کیلئے کورس ۱۵/- روپے نور نظر اولاد نرینہ کیلئے کورس ۲۵/- روپے خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون نمبر

لقمان سکالر شپ

محترم ڈاکٹر نصیر احمد خان صاحب صدر شعبہ طبیعات تعلیم الاسلام کالج ربوہ

کچھ عرصہ ہوا محترم پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ اور خاکسار حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں کالج کے کسی کام کے سلسلے میں حاضر ہوئے اور عرض کیا تھا کہ ایم ایس سی فزکس کے ہونہار طلباء کی ہمت افزائی کے لئے ایک سکالر شپ محترم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب سائنسی مشیر اعلیٰ صدر پاکستان نے اپنے والد محترم چوہدری محمد حسین صاحب مرحوم کی یاد میں کالج کو دیا ہے۔ اور اس سال کے لئے مبلغ چھ صد روپیہ جمع بھی کروا دیا ہے لیکن ایک وظیفہ کافی نہیں کیونکہ لائق طلباء کی تعداد زیادہ ہے۔ اس پر حضور نے فرمایا کہ میری طرف سے اخبار میں اعلان کر دیا جائے کہ محض مالی وسائل کی کمی کی وجہ سے کسی ہونہار طالب علم کی تعلیم میں رکاوٹ نہیں پڑے گی۔ اور یہ بھی فرمایا کہ ایسے ہونہار طالب علم کا کل خرچ میں دوں گا۔

خاکسار کی بیماری کی وجہ سے چوہدری محمد حسین سکالر شپ کے لئے سکالر کا انتخاب حال ہی میں ہو سکا اس کی اطلاع حضور کی خدمت میں گیارہ مارچ کو دی گئی اور عرض کیا گیا کہ اس سکالر شپ کے لئے محمد علی صاحب تاذی کو منتخب کیا گیا ہے مگر ایک اور طالب علم آصف علی صاحب پرویز بھی قریباً اسی معیار کے ہیں اور اس بات کے مستحق ہیں کہ انہیں سکالر شپ دیا جائے اس پر حضور نے اپنے قلم سے تحریر فرمایا

"ایک سکالر شپ ساٹھ روپے ماہوار "لقمان سکالر شپ" دوں گا انشاء اللہ۔ آصف علی کے لئے فوراً بل بھیج دیں"

چنانچہ اس سکالر شپ کی اطلاع طالب علم مذکور کو دے دی گئی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز ان کے لئے مبارک کرے اور انہیں علمی میدان میں بیش از پیش ترقی عطا فرمائے۔ آمین۔

احباب کے لئے یہ امر خوشی کا موجب ہوگا کہ شعبہ فزکس میں ایم ایس سی کے طلباء کے لئے منعقد ہونے والے ہفتہ واری امتحانوں میں ان ہر دو طلباء کا نتیجہ بہت شاندار ہے اور انہوں نے قریباً اسی فیصد (۸۰٪) نمبر حاصل کئے ہیں۔ اللّٰھم زِد فزِد۔

مجالس خدام الاحمدیہ کا ایک اہم کام

قائدین مجالس خصوصی توجہ فرمائیں

ہر مجلس کے لئے ضروری ہے کہ اپنی کارگزاری کی رپورٹ آئندہ ماہ کی پندرہ تاریخ تک مرکز میں بھجوا دے۔ لیکن بہت کم مجالس نے اس اہم کام کی طرف توجہ دی ہے۔ ایسی مجالس جنہوں نے ابھی تک ماہ فروری کی رپورٹ نہیں بھجوائی جلد از جلد بھجوا دیں۔ نیز جن مجالس نے اس سہ ماہی کی رپورٹیں مرکز میں نہیں بھجوائیں وہ جلد از جلد ارسال کر کے ممنون فرمائیں گزشتہ تین ماہ کی رپورٹیں ایک فارم پر بھی بھجوائی جا سکتی ہیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواستِ دعا

میرے بہنوئی محترم نورالحسن صاحب شاکر ٹریٹ بلیڈ فیکٹری حیدر آباد تین ماہ سے گردہ بیمار چلے آ رہے ہیں احباب دعا فرمائیں کہ مولا کریم ان کو کامل شفا دے اور خدمت دین کی توفیق سے نوازے آمین (محمد جلال الشمس مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ)

تعلیم الاسلام کالج نے پنجاب یونیورسٹی رونگ ٹرافی جیت لی

یہ خبر احباب کے لئے باعث مسرت ہوگی کہ امسال پھر خدا تعالیٰ کے فضل سے تعلیم الاسلام کالج ربوہ نے پنجاب یونیورسٹی رونگ چیمپئن شپ جیت لی ہے Bumping Boat Races کا یہ ٹورنامنٹ ۱۰ سے ۱۴ مارچ تک مسلسل پانچ روز لاہور میں دریائے راوی پر کھیلا گیا۔ تعلیم الاسلام کالج کے علاوہ اس میں لاہور کے تمام بڑے کالجوں یعنی گورنمنٹ کالج۔ اسلامیہ کالج۔ ایم اے او کالج دیال سنگھ کالج، کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج، پنجاب یونیورسٹی فیکلٹیز، یونیورسٹی لاء کالج یونیورسٹی اورینٹل کالج، اور حمایت اسلام لاء کالج نے حصہ لیا۔

گورنمنٹ کالج اور اسلامیہ کالج کی ٹیمیں بہت مضبوط تھیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے تعلیم الاسلام کالج کی ٹیم نے اس قدر شاندار کھیل کا مظاہرہ کیا کہ تقسیم انعامات کی تقریب میں ڈائرکٹر سپورٹس پنجاب یونیورسٹی نے ہماری ٹیم کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے واضح الفاظ میں ہماری ٹیم کی برتری کا اعتراف کیا۔

اللہ تعالیٰ یہ کامیابی ٹیم اور کالج کے لئے بابرکت کرے۔ ہمارے جن طلباء نے معیاری کھیل کا مظاہرہ کیا ان میں محمد نواز کاہلوں، مظفر احمد باجوہ، محمد لطیف، نعمت اللہ، سعید احمد اور حفیظ اللہ باجوہ شامل ہیں۔

(حمید احمد چوہدری۔ ایم اے۔ صدر رونگ کلب)

قابل تقلید مساعی

مجلس اطفال الاحمدیہ گنج مغلپورہ لاہور نے گزشتہ ماہ ایک کامیاب "ہفتہ اشاعت" منایا اور مکرم قائد صاحب اور مکرم ناظم صاحب اطفال کی نگرانی میں تشحیذ الاذہان کی توسیع اشاعت کے لئے خاص کوشش کی گئی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس مجلس نے تشحیذ کے ۲۹ نئے خریدار مہیا کر کے باقی مجالس کے لئے قابل تقلید روایت قائم کی ہے جزاہم اللہ تعالیٰ۔ دوسری مجالس اطفال کو بھی اسی طرح تشحیذ کی توسیع اشاعت کے لئے پوری کوشش کرنی چاہیئے (سیکرٹری اشاعت اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

انصار اللہ توجہ فرمائیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"ہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی اس کی راہ میں اموال خرچ کرنے کی توفیق پاتے ہیں اللہ تعالیٰ کی توفیق سے مالی جہاد میں جو ہم حصہ لیتے ہیں تو اس میں کوئی نفسانی غرض شامل نہیں ہے صرف اس لئے ہم اللہ تعالیٰ کے حضور اپنے اموال کا ایک حصہ کاٹ کر رکھتے ہیں تا اس کی توحید دنیا میں قائم ہو تا حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت دلوں میں گڑ جائے اور اپنے محسن اعظم کو یہ دنیا پہچاننے لگے۔"

ان پاکیزہ اغراض کے پیش نظر ہمارے محبوب امام نے انصار اللہ کو بھی تحریک جدید سے تعاون کرنے کے لئے مکلف فرمایا ہے انصار بھائیوں کو چاہیئے کہ تحریک جدید کی مالی قربانیوں کے ضمن میں اپنے فرائض کو سرانجام دے کر اللہ تعالیٰ کے خاص فضلوں کے مستحق ہوں۔ (قائد تحریک جدید)

شکریہ احباب

جیسا کہ احباب کو علم ہے خاکسار کے بیٹے عزیز انیس داؤد عمر ۲۶ سال ۱۴/۲/۷۰ کو بوقت ۹ بجے شب اپنی کوٹھی واقع ۲۶ سی گلبرگ لاہور میں حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے آناً فاناً رحلت فرما گئے تھے۔ عزیز مذکور کی تعزیت کے تعلق میں بہت سے احباب نے دلی صدمہ کرب اور رنج کا اظہار فرمایا اور اس طور پر ہماری دلبستگی و دلداری فرمائی۔ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب کے اخلاص اور ایمان میں برکت دے مرحوم کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے اور ہم جملہ ورثاء کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے آمین

(غلام اللہ چوہدری مینیجنگ ڈائریکٹر شاہ تاج شوگر ملز منڈی بہاؤالدین)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴